Oriental College Magazine, Century Number, Vol.100, No. 02-04,
Serial No. 376-378, 2025

قیامِ پاکستان سے قبل یونیورسٹی اورینٹل کالج اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا مختصر اًتدریسی تقابلی جائزہ

عمران علی، پی ایچ ڈی
اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

A Comparative Study of teaching University Oriental College and GCU Lahore before establishment of Pakistan

Imran Ali, PhD
Oriental College
University of the Punjab, Lahore

Abstract

After the British occupation of the subcontinent, terms were introduced in the education system. In view of these terms, two historical colleges (University Oriental College, Lahore/ Government College University, Lahore) were established. Today, these two institutions hold a high position in the promotion of knowledge and literature in Pakistan as well as in the teaching institutions of the world. The first head of both these institutions was Dr. G.W. Lightner. His academic, literary and research services for these two institutions are unforgettable. In this article, a brief educational review of both institutions before the establishment of Pakistan has been presented.

Keywords:
Educational Terminology, Establishment of Oriental College, Establishment of Government College, Dr. GW Lightner as Head, Comparative Assessment of Teaching Importance.

انگریزوں نے برصغیر (پاک وہند) پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے اقتدار کو وسیع کرنے کے لیے اس خطے کے تعلیمی نظام میں تبدیلیاں کیں۔ اسی سلسلے میں ۱۸۲۵ء میں دلی کالج کا قیام عمل میں آیا تو برصغیر میں پہلی مرتبہ تدریس مساجد اور پاٹھ شالوں سے کالج میں منتقل ہوئی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد برصغیر کا اقتدار ایسٹ انڈیا کمپنی سے حکومتِ برطانیہ کو منتقل ہوا تو انھوں نے لارڈ میکالے (۱۸۰۰ء۔۱۸۵۹ء) کی سربراہی میں ایک برصغیر میں تعلیمی اصطلاحات کے لیے کمیشن قائم کیا۔ اس کمیشن کے اجلاس کے میں جو سفارشات پیش کی گئیں۔ اس سے کمیشن کے اراکین نظریاتی اختلاف کی وجہ سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک گروپ انگریزی زبان کے فروغ اور مشرقی علوم کو ختم کرنا چاہتا تھا جب کہ دوسرا گروپ مشرقی علوم کے ساتھ انگریزی زبان کے فروغ کا حامی تھا۔ اسی سلسلے میں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار لکھتے ہیں:

> "انگریزوں میں برعظیم کے نظام تعلیم کے سلسلے میں دو نظریے اور دو گروہ پیدا ہو گئے۔ ایک گروہ مشرقی علوم کو بالکل نیست ونابود کر دینا چاہتا تھا اور دوسرا جدید علوم کے فروغ کے ساتھ ساتھ مشرقی علوم کی بقاء و احیاء کا بھی حامی تھا... یہ مشرقی علوم کی خوش بختی تھی کہ اس کشمکش میں وہ مکمل طور پر تباہ ہونے سے بچ گئے۔"(۱)

جنگ آزادی کے ہنگاموں کے بعد حکومت برطانیہ اور برصغیر کے مقامی لوگوں میں نفرت کی فضا قائم تھی جس وجہ سے برصغیر میں علمی، ادبی و تدریسی نظام میں تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ اس تعطل کو دور کرنے کرنے کے لیے حکومت برطانیہ نے برصغیر کے مختلف صوبوں اور شہروں میں علمی و ادبی انجمنیں قائم کیں۔ ایسی ہی ایک انجمن کا قیام لاہور میں عمل میں لایا گیا۔ اس انجمن اور مقامی امراء کے تعاون سے ایک پاٹھ شالا کا قیام ۱۸۶۳ء میں عمل آیا جس میں ہندی اور سنسکرت کی تعلیم دی جانے لگی۔ یہی پاٹھ شالا اورینٹل کالج کی بنیاد تھا۔(۲) ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اورینٹل کالج کا مختصر اًتاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "اورینٹل کالج میں تدریسی عمل کا آغاز ۱۸۷۰ء میں کھڑک سنگھ کی حویلی لوہاری دروازے سے ہوا۔ ۱۸۷۳ء میں انار کلی بازار میں اسے کرائے کی بلڈنگ منتقل کر دیا گیا۔ ۱۸۷۶ء میں اس کی کلاسیں گورنمنٹ کالج میں منتقل ہو گئیں۔ ۱۹۱۲ء میں حکومتِ ہند نے کالج کو ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دی۔ اس گرانٹ سے انتظامیہ نے کانونٹ سکول لاہور کی عمارت خرید کر اورینٹل کالج اور لا کالج کو یہاں منتقل کر دیا۔ کالج کا ہاسٹل بادشاہی مسجد کے حضوری باغ کے کمروں میں رہا۔ سکول کی عمارت خستہ اور ناگفتہ بہ ہونے کی وجہ سے نئی عمارت کو تعمیر

کرنے پر غور شروع ہوا۔ ۱۹۲۲ء میں سر جان مینارڈ، وائس چانسلر کے دور میں لا کالج کے لیے نئی عمارت تعمیر ہوئی اور اس کے تین سال بعد اورینٹل کالج کی عمارت بھی مکمل ہو گئی۔ ۱۲- دسمبر ۱۹۲۵ء کو اس وقت کے گورنر پنجاب سر ولیم میلکم ہیلی نے اس بلڈنگ کا افتتاح کیا۔ ان دونوں عمارتوں کو ایک مشترکہ ہال بنا کر منسلک کر دیا گیا۔ اس ہال کا نام سر جان مینارڈ کے نام پر رکھا گیا، جو اب شیرانی ہال (حافظ محمود شیرانی) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اورینٹل کالج کی عمارت اسی مقام پر موجود ہے جب کہ لا کالج قائد اعظم کیمپس منتقل ہو چکا ہے۔"(۳)

اورینٹل کالج کی تدریس کا باقاعدہ آغاز انجمن پنجاب، لاہور کے پلیٹ فارم سے شروع ہوا۔ اس انجمن کا پہلا نام "اشاعت مطالبِ مفیدہ پنجاب" تھا جو بعد میں "انجمن پنجاب، لاہور" (۱۸۶۵ء) کے نام سے مشہور ہوئی۔(۴)

حکومتِ برطانیہ نے سرکاری سطح پر برصغیر میں تعلیمی اصطلاحات پر بھی خاصی توجہ دی۔ اسی سلسلے میں کلکتہ یونیورسٹی (۱۸۵۷ء) کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں برصغیر کے تمام امتحانات اسی یونیورسٹی کی نگرانی میں ہوتے تھے جس سے دور دراز کے علاقوں کے طلبا کو امتحانات کی تیاری کے سلسلے میں مشکلات کا سامنا رہتا تھا۔ ان مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے پنجاب کے تاریخی شہر لاہور میں ایک تدریسی ادارہ گورنمنٹ کالج (۱۸۶۴ء) قائم کیا جس کا مقصد یہاں کے طلبا کو کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات کی تیاری کروانا تھا۔(۵) ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو لائٹنر (۶) کو اس کالج کا پہلا پرنسپل مقرر کیا گیا۔

ہنگامی طور پر بننے والے یہ دونوں اداروں (یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور / گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور) آج علم و ادب کے فروغ میں پاکستان بل کہ دنیا بھر کے تدریسی اداروں میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو لائٹنر یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور اور گورنمنٹ کالج، لاہور کے سربراہ تھے۔ ان کی دونوں تاریخی اداروں میں علمی و ادبی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار نے اپنی کتاب "تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور" میں دونوں اداروں (گورنمنٹ کالج / اورینٹل کالج) کی سیشن ۱۸۷۸ء تا ۱۸۷۹ء تک تدریسی کارکردگی اور اخراجات کی رپورٹ پیش کی ہے:

کوائف	گورنمنٹ کالج	اورینٹل کالج
اساتذہ	۹	۲۲

مضامین	۱۰	۴۰
جماعتیں	۲۲	۶۰
طلبا	۸۸	۱۹۶
امتحانات	۳ (آرٹس)	۲۶ (آرٹس کے علاوہ مختلف دوسرے مضامین)
اخراجات	۵۹،۸۴۴ روپے سالانہ	۱۳،۶۴۴ روپے سالانہ (۷)

ذیلی رپورٹ کے مطابق اورینٹل کالج / گورنمنٹ کالج میں اساتذہ کی تعداد، پڑھائے جانے والے مضامین، تدریسی جماعتوں، طلبا کی تعداد، امتحانات کی تعداد کے ساتھ سالانہ اخراجات کا موازنہ پیش کیا گیا ہے۔ اِس وقت گورنمنٹ کالج کو تمام مالی معاملات میں اورینٹل کالج کی نسبت سرکاری سرپرستی حاصل تھی۔ ڈاکٹر لائٹنر بہ خوبی جانتے تھے کہ ان نامساعد مالی حالات کے باوجود اورینٹل کالج بھی برصغیر میں ایک عظیم الشان ثقافتی و تہذیبی مرکز بن جائے گا اور محققین کے لیے مشرقی علوم کی تحقیق کا ایک فعال ادارہ ہو گا۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار اپنی کتاب "تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج" میں اورینٹل کالج اور گورنمنٹ کالج میں پڑھائے جانے مضامین کا موازنہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"اس دور میں اورینٹل میں مندرجہ ذیل ۴۰ مضامین پڑھائے جاتے تھے:

۱۔ اردو (منشی اور مولوی جماعتوں کے سلسلے میں)

۲۔ ہندی (پنڈت جماعتوں کے سلسلے میں)

۳۔ گورمکھی (بھائی جماعتوں کے سلسلے میں)

۴۔ پشتو (اُن افغان طلبا کے لیے جو پشتو، عربی اور دیگر ابتدائی مضامین کی تیاری کریں)

۵۔ علم انشاء (اردو) (منشی اور مولوی جماعتوں کے لیے)

۶۔ فوجداری، سول، مالیات وغیرہ پر شری شتیدر کی تصنیفات (منشی جماعتوں کے لیے

۷۔ علم انشاء (ہندی) معہ بہی کھاتہ، لنڈے، صرافی (بنک طریق پر

۸۔ پیمائش (انجنیئرنگ کی جماعتوں کے لیے)

۹۔ علم تعمیرات (انجنیئرنگ کی جماعتوں کے لیے)

۱۰۔ نقشہ کشی (انجنیئرنگ کی جماعتوں کے لیے)

۱۱۔ زمین کی پیمائش (انجنیئرنگ کی جماعتوں کے لیے)

۱۲۔ علم تخمینہ (انجنیئرنگ کی جماعتوں کے لیے)

Imran Ali

۱۳۔ حساب (اردو وہندی، انٹرنس جماعت کے لیے)

۱۴۔ تاریخ و جغرافیہ (اردو وہندی، انٹرنس جماعت کے لیے)

۱۵۔ طبیعیات (اردو وہندی، انٹرنس جماعت کے لیے)

۱۶۔ منشی (فارسی ادبیات، تاریخ، فلسفۂ اخلاق، فنِ خطابت، گفتگو)

۱۷۔ منشی عالم (فارسی ادبیات، تاریخ، فلسفۂ اخلاق، فنِ خطابت، گفتگو)

۱۸۔ منشی فاضل (فارسی ادبیات، تاریخ، فلسفۂ اخلاق، فنِ خطابت، گفتگو)

۱۹۔ مولوی (عربی صرف ونحو، ادبیات، تاریخ، منطق، فلسفہ، فقہ،
فنِ خطابت، مضمون نگاری، گفتگو)

۲۰۔ مولوی عالم (عربی صرف ونحو، ادبیات، تاریخ، منطق، فلسفہ، فقہ،
فنِ خطابت، مضمون نگاری، گفتگو)

۲۱۔ مولوی فاضل (عربی صرف ونحو، ادبیات، تاریخ، منطق، فلسفہ، فقہ،
فنِ خطابت، مضمون نگاری، گفتگو)

۲۲۔ پراگ (سنسکرت گرامر، ادبیات، ناٹک، خطابت، فلسفہ، ویدک علوم)

۲۳۔ بشارد (سنسکرت گرامر، ادبیات، ناٹک، خطابت، فلسفہ، ویدک علوم)

۲۴۔ شاستری (سنسکرت گرامر، ادبیات، ناٹک، خطابت، فلسفہ، ویدک علوم)

۲۵۔ (الف) بدیمن (بھائی) (ب) ودوان (ج) معلومات عامہ

۲۶۔ شیعہ قانون وراثت (معہ عربی کی تعلیم)

۲۷۔ حکیم جماعتیں (مختلف یونانی طبی موضوعات)

۲۸۔ وید جماعتیں (مختلف ویدک طبی موضوعات)

۲۹۔ قانونِ اسلامی (اردو)

۳۰۔ قانونِ ہنود (ہندی)

۳۱۔ علم طبقات الارض (اردو وہندی)

۳۲۔ کیمیا (اردو وہندی)

۳۳۔ سیادتِ مدن (اردو وہندی)

۳۴۔ ریاضی (اردو، ہندی، وسطانی و فوقانی جماعتوں کے لیے)

۳۵۔ تاریخ و جغرافیہ.........ایضاً

۳۶۔ منطق وفلسفۂ اخلاق (بطرز جدید) ایضاً

۳۷۔ مبادیات قانونی (اردو وہندی)

۳۸۔ مشاعرہ ومناظرہ

۳۹۔ فوٹوگرافی

۴۰۔ مختلف مضامین کے سلسلے میں تجربات

(مثلاً قانون کے طلبا کچہریوں میں، طب کے ہسپتالوں میں، انجنیئرنگ کے تعمیراتی منصوبوں یعنی عمارتوں، پلوں، سڑکوں پر جاکر اپنے علم کے سلسلے میں تجربات حاصل کریں)

☆ اس کے مقابلے میں گورنمنٹ کالج میں جو دس مضامین پڑھائے جاتے تھے ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ انگریزی (زبان وادب)

۲۔ فارسی

۳۔ عربی

۴۔ سنسکرت

۵۔ علم طبقات الارض (ذریعہ تعلیم انگریزی)

۶۔ کیمیا (ذریعہ تعلیم انگریزی)

۷۔ علم الحیوانات (ذریعہ تعلیم انگریزی)

۸۔ تاریخ وجغرافیہ (ذریعہ تعلیم انگریزی)

۹۔ منطق وفلسفۂ اخلاق (ذریعہ تعلیم انگریزی)

۱۰ ریاضی"(۸)

ان مضامین کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اورینٹل کالج میں بہت سے تدریسی اور زبانوں میں چالیس اور گورنمنٹ کالج میں دس مضامین پڑھائے جاتے تھے۔اِس وقت اورینٹل کالج میں طلبا کو چھبیس مضامین کے امتحانات کی تیاری بھی کروائی جاتی ہے جس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

"(الف) آرٹس

۱۔ انٹرنس	(اردو اور ھندی)
۲۔ پرافیشنسی	ایضاً

۳۔ اعلیٰ پرافیشنسی	ایضاً
۴۔ آنرز اِن آرٹس	(السنہ شرقیہ، تاریخ، ریاضی)

(ب) مشرقی السنہ و ادبیات

۵۔ منشی

۶۔ منشی عالم

۷۔ منشی فاضل

۸۔ مولوی

۹۔ مولوی عالم

۱۰۔ مولوی فاضل

۱۱۔ پراگ

۱۲۔ بشارد

۱۳۔ شاستری

(ج) قانون

۱۴۔ لیگل ٹائیٹلز شرع اسلامی (گورنمنٹ کمیٹی ۱۸۷۱ء کی تجویز کے مطابق)

۱۵۔ لیگل ٹائیٹلز۔ دھرم شاستر (برائے ھندو وکلاء)

(د) ادویات

۱۶۔ حکیم حاذق	(طب یونانی)
۱۷۔ عمدۃ الحکماء	ایضاً
۱۸۔ زبدۃ الحکماء	ایضاً
۱۹۔ ویدیہ	(ویدک طب)
۲۰۔ بہیکہک	ایضاً
۲۱۔ مہا بہیکہک یاراج ویدیہ	(ویدک طب)
۲۲۔ سول انجنیئرنگ	(پہلا قانون)
۲۳۔ ورنیکلر دفاتر	(امور سول، فوجداری، مالیات)
۲۴۔ بدیمن	(گورمکھی)

۲۵۔ ودوان

۲۶۔ حساب اور خوش نویسی کا امتحان (پبلک ملازمت کے سلسلے میں) (۹)"

ڈاکٹر لائٹنر کی اَن تھک محنت سے اورینٹل کالج اپنی تحقیق، تدریسی علوم کی وجہ سے عالمی شہرت حاصل کر چکا تھا۔ کالج میں ہر سال برصغیر کے علاوہ دنیا بھر سے طلبہ اس تعلیمی درس گاہ داخلہ لیتے تھے۔ اورینٹل کالج میں کلکتہ یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی کی تجویز کردہ تدریسی کلاسیں ایف۔ اے اور بی۔ اے یا پرافیشنسی اور ہائی پرافیشنسی (عربی، فارسی، سنسکرت) بھی ہوتی تھیں۔ (۱۰) اورینٹل کالج اپنے دور کا واحد تعلیمی ادارہ تھا جہاں ڈگری کے درجوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔ یکم دسمبر ۱۸۸۲ء میں ڈاکٹر لائٹنر دو سال کی رخصت لے کر یورپ چلے گئے اور یکم جنوری ۱۸۸۴ء کو واپس آئے۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں ڈاکٹر صاحب بیماری کے باعث اپنے عہدے سے سبکدوش ہو کر یورپ واپس چلے گئے۔ (۱۱)

اسی دور میں اورینٹل کالج اور گورنمنٹ کالج کے طلبا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر تدریس کا عمل جاری رکھے ہوئے تھے۔ بی۔ اے کے طلبا مشرقی زبانوں کی تدریس اورینٹل کالج میں کرتے اور انگریزی زبان کے لیے گورنمنٹ کالج جاتے۔ ۱۸۸۴ء میں گورنمنٹ کالج میں مشرقی علوم کے شعبوں کو بند کر دیا گیا اور ان زبانوں کے اساتذہ کو اورینٹل کالج میں منتقل کر دیا گیا۔ سیشن ۱۸۸۴ء-۱۸۸۵ء اورینٹل کالج کے آٹھ طالب علم گورنمنٹ کالج میں انگریزی زبان پڑھتے تھے اور گورنمنٹ کالج کے دو سو دس طالب علم اورینٹل کالج میں مشرقی زبانوں کی تدریس کے لیے درج ذیل شعبوں میں آتے تھے۔ اسی ضمن میں ڈاکٹر غلام حسین لکھتے ہیں:

سنسکرت	۴۰
عربی	۲۰
فارسی	۱۳۶
عربی و فارسی	۱۴ (۱۲)

ڈاکٹر لائٹنر کے جانے کے بعد دونوں اداروں کے تعلیمی نظام میں بہت سی تبدیلیاں کی گئیں۔ کچھ عرصہ بعد ہی اورینٹل کالج میں علون و فنون کی کلاسیں بند کر دی گئیں جب کہ عربی، سنسکرت، گورمکھی، عالم اور فاضل کی کلاسیں جاری رہیں۔ ۱۸۹۰ء میں ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحان میں گورنمنٹ کالج کے وہ طلبا جو اورینٹل کالج میں پڑھتے ہیں۔ اس بارے میں رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

جماعت		تعداد طلبا	شریک امتحان ہوئے	کامیاب ہوئے	نتیجہ فی صد
سنسکرت	بی۔اے	۱	۱	---	---
	ایف۔اے	۶	۶	۵	۸۳فی صد
عربی	بی۔اے	۶	۶	۵	۸۳فی صد
	ایف۔اے	۳	۷	۶	۱۰۰فیصد
فارسی	بی۔اے	۳۶	۳۶	۳۳	۹۱فی صد
	ایف۔اے	۲۳	۲۳	۲۰	۸۶فی صد
میزان		۷۵	۷۵	۶۶	۸۸فی صد

(۱۳)

اس رپورٹ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اورینٹل کالج میں علوم وفنون کی تدریس بند ہونے کے ساتھ ایف۔اے اور بی۔اے کے وہ طلبا جو انگریزی ذریعہ تعلیم کے ذریعے امتحانات دیتے تھے۔ ان کا بھی داخلہ بند ہو گیا۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار نے اپنی کتاب "تاریخ اورینٹل کالج" میں (تعلیمی سیشن ۱۸۸۲ء تا۱۹۰۵ء) اورینٹل کالج، سکول اور گورنمنٹ کالج کے آرٹس کے وہ طلبا جو اورینٹل کالج میں مشرقی زبانوں (عربی، فارسی، سنسکرت) کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی فہرست مرتب کی ہے:

تعلیمی سال	اورینٹل کالج	اورینٹل سکول	گورنمنٹ کالج
۱۸۸۲ء۔۱۸۸۳ء	۱۲۹	۱۷۹	۲
۱۸۸۳ء۔۱۸۸۴ء	۱۲۱	۱۴۲	۲
۱۸۸۴ء۔۱۸۸۵ء	۱۱۹	۱۴۵	۲۱۰
۱۸۸۵ء۔۱۸۸۶ء	۱۴۴	۱۱۴	؟
۱۸۸۶ء۔۱۸۸۷ء	۱۲۲	۱۱۵	؟
۱۸۸۷ء۔۱۸۸۸ء	۱۳۵	۵۷	۱۸۷
۱۸۸۸ء۔۱۸۸۹ء	۴۶	۴۶	۱۵۶
۱۸۸۹ء۔۱۸۹۰ء	۸۱	۵۷	۱۲۵
۱۸۹۰ء۔۱۸۹۱ء	۷۹	۴۹	۱۲۰
۱۸۹۱ء۔۱۸۹۲ء	۷۲	۵۶	۱۰۲
۱۸۹۲ء۔۱۸۹۳ء	۷۲	۵۰	۱۱۴

۱۸۹۳ء۔۱۸۹۴ء	۷۳	۵۴	۱۳۵
۱۸۹۴ء۔۱۸۹۵ء	۴۳	۵۱	۲۱۲
۱۸۹۵ء۔۱۹۸۹۶ء	۴۲	۵۲	۱۸۷
۱۸۹۶ء۔۱۸۹۷ء	۷۰	۵۲	۱۵۷
۱۸۹۷ء۔۱۸۹۸ء	۷۴	۶۲	۱۶۳
۱۸۹۸ء۔۱۸۹۹ء	۸۵	۶۷	۱۸۲
۱۸۹۹ء۔۱۹۰۰ء	۹۲	۷۲	۱۴۲
۱۹۰۰ء۔۱۹۰۱ء	۹۹	۴۹	۱۳۲
۱۹۰۱ء۔۱۹۰۲ء	۸۷	۴۴	۱۴۷
۱۹۰۲ء۔۱۹۰۳ء	۸۵	۵۴	۱۲۲
۱۹۰۳ء۔۱۹۰۴ء	۴۹	۴۱	۱۱۷
۱۹۰۴ء۔۱۹۰۵ء	۸۶	۵۰	۱۰۹
۱۹۰۵ء۔۱۹۰۶ء	۸۱	۴۱	۱۳۲
۱۹۰۶ء۔۱۹۰۷ء	۹۰	۵۱	۱۵۷
۱۹۰۷ء۔۱۹۰۸ء	۹۴	۳۵	۱۸۰
۱۹۰۸ء۔۱۹۰۹ء	۹۹	۳۹	۱۷۷
۱۹۰۹ء۔۱۹۱۰ء	۷۳	۲۹	۱۵۲
میزان	۲۵۶۲	۱۸۴۴	۳۶۲۱

گورنمنٹ کالج کے سیشن ۱۸۸۵ء۔۱۸۸۶ء اور ۱۸۸۶ء۔۱۸۸۷ء میں اورینٹل کالج میں پڑھنے والے طلبا کی فہرست معلوم نہیں ہو سکی۔(۱۴)

۱۰۔۱۹۱۱ء میں اورینٹل کالج کا سکول بند کرنے کے ساتھ بی۔او۔ایل کی کلاسیں بھی ختم کر دی گئیں۔اس دور میں اورینٹل کالج کے درج ذیل شعبوں میں تدریس دی جاتی تھی جس میں ایم۔اے سنسکرت، ایم۔اے عربی، شاستری، بشارد، مولوی فاضل، مولوی عالم، منشی فاضل، منشی عالم، گیانی۔ گورمکھی، بھائی، انگریزی۔ میٹرک کی کلاسیں شامل تھیں۔(۱۵) ۱۹۱۳ء تک گورنمنٹ کالج کی مشرقی زبانوں کی کلاسیں اورینٹل کالج میں پڑھائی جاتی تھیں۔اس کے بعد یہ سلسلہ بند ہو گیا۔اس دور میں اورینٹل کالج میں دوسرے کالجوں کے اساتذہ بھی پڑھانے آتے تھے۔اس دورانیے میں کالج میں مسلمان طلبا کی

تعداد پہلے سے کم ہو گئی تھی۔ طلبا کی تعداد درج ذیل تھی:

تعلیمی سال	کل طلبا (اورینٹل کالج)	مسلمان طلبا کی تعداد	گورنمنٹ کالج کے طلبا
۱۹۱۰۔۱۹۱۱ء	۹۹	۴۷	۱۳۴
۱۹۱۱۔۱۹۱۲ء	۱۲۰	۴۲	۱۳۵
۱۹۱۲۔۱۹۱۳ء	۱۱۶	۳۴	۱۳۷
۱۹۱۳۔۱۹۱۴ء	۱۰۵	۳۴	-
۱۹۱۴۔۱۹۱۵ء	۱۲۶	۴۰	-
۱۹۱۵۔۱۹۱۶ء	۱۳۰	۴۲	-
۱۹۱۶۔۱۹۱۷ء	۱۴۵	۴۰	-
۱۹۱۷۔۱۹۱۸ء	۱۱۳	۳۵	- (۱۶)

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی کتاب "تاریخ اورینٹل کالج" ناپید ہو چکی ہے۔ اس کتاب کی تاریخی اہمیت مسلمہ ہے۔ اس کی دوبارہ اشاعت کی اشد ضرورت ہے تاکہ نئے اسکالرز اور محققین کے لیے تحقیق کے نئے در وا ہو سکیں۔

☆☆☆☆☆

حوالے

۱۔ ڈاکٹر غلام حسین، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، (لاہور: جدید اردو ٹائپ پریس، ۱۹۶۲ء)، ۲۔
ان کا نام تدریسی اور ادبی حلقوں میں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار ہے جب کہ کتاب میں ڈاکٹر غلام حسین درج ہے۔

۲۔ ڈاکٹر نسرین اختر، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور (۱۹۶۳ء تا ۲۰۰۱ء)، لاہور: سنگت پبلشرز، ۲۰۰۶ء، ۱۵۔

۳۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، تذکار اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور (۱۸۷۰ء۔۱۹۹۵ء)، (لاہور: سکوپ انٹرنیشنل، ۱۹۹۶ء)، ۶۱۔

4- https://ur.wikipedia.org/wiki

۵۔ ڈاکٹر غلام حسین، ڈاکٹر، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، ۳۔

۶۔ اورینٹل کالج کے بانی اور پہلے پرنسپل ڈاکٹر گوٹلیب ولیم لائٹنر (Dr. Gottlieb Wilkelm Leitner) بڈاپسٹ (Budapest) ہنگری میں ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۵۸ء میں کنگز کالج لندن میں عربی زبان و ادبیات اور اسلامی

قانون کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ جنوری ۱۸۶۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ انھیں مشرق و مغرب کے ۲۵ زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ وہ ایک اصول پسند منتظم ہونے کے ساتھ ایک محبت کرنے والے استاد بھی تھے۔ ۱۸۷۰ء میں پنجاب یونیورسٹی کالج کے قیام کے ساتھ اورینٹل کالج بھی معرض وجود میں آیا۔ اورینٹل کالج کے پہلے پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کے پہلے رجسٹرار مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۷ء کو اپنے منصب (پرنسپل اورینٹل کالج و پرنسپل گورنمنٹ کالج) سے سبکدوش ہو گئے۔ انھوں نے ۲۲ مارچ ۱۸۹۹ء کو بون (Boun) جرمنی میں وفات پائی۔

۷۔ ایضاً، ۲۶
۸۔ ایضاً، ۲۷ تا ۳۰
۹۔ ایضاً، ۳۱۔۳۲
۱۰۔ ایضاً، ۳۳
۱۱۔ ایضاً، ۴۲
۱۲۔ ایضاً، ۴۶
۱۳۔ ایضاً، ۴۸
۱۴۔ ایضاً، ۴۹۔۵۰۔۵۱
۱۵۔ ایضاً، ۶۲
۱۶۔ ایضاً، ۶۳

❖❖❖